بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (آیت تبلیغات کا مقام محمود)

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم۔ بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳۰ صفر ۱۳۸۸ھ ۲۹ ہجرت ۱۳۴۷ھش ۲۹ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۱۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔

وہی بامراد ہوگا جو اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے جو پاک نہ کرے گا وہ نامراد رہے گا

"سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا تعالےٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوعِ تام اُس کی طرف ہونا ضروری ہے . . . . . .

. . . . . ۔ ایسے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی۔ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اس لئے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت کی۔ پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگیٔ قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا لے گا وہ نامراد رہے گا اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی سب کے سب مسلمان نظر آتے لیکن ان روکوں کو دُور کرنا بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اُسی کی طرف رجوع کرے تا کہ قوت اور طاقت دیوے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰)

اخبار احمدیہ

۱۵۶

۔ ربوہ ۲۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ پچھلے دنوں کی علالت کے بعد سے کچھ ضعف ابھی تک چل رہا ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ ربوہ ۲۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے۔ ٹانگ میں درد اور عام ضعف کی تکلیف بدستور ہے۔ کسی کسی دن ضعف زیادہ ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین۔

۔ ربوہ ۲۸ ہجرت۔ کل ساڑھے سات بجے صبح مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام "یومِ خلافت" کے سلسلہ میں بہت وسیع پیمانے پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم صالح محمد خان صاحب نے کلام محمود میں سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "خلافت کی ضرورت و اہمیت از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ" کے موضوع پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پوری ناظر اصلاح و ارشاد نے "خلافت کے متعلق غیر مبایعین

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

انکم ٹیکس ادا کرنے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

حسابات فضل عمر فاؤنڈیشن کو سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے زیر آرڈر S.R.O. 266 (K) 66 مجریہ گزٹ آف پاکستان مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء کی دفعہ ۱۵/۵ کے تحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جو احباب ۳۰ احسان ۱۳۴۷ھش (۳۰ جون ۱۹۶۸ء) سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دیں گے۔ ان کو اس سال میں ہی ٹیکس کی رعایت مل جائے گی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے وعدہ جات ۳۰ احسان (جون) سے قبل ادا فرما کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۴۷ھش

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ

انسان کی طبعی حالتوں کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں جو تجزیہ فرمایا ہے آپ نے اسکو اسلامی اصول کی فلاسفی میں نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اب واضح ہو کہ پہلا سوال انسان کی طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارے میں ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ خدائے تعالےٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان تینوں حالتوں کی اس طرح پر تقسیم کی ہے کہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ مبداء ٹھہراتے ہیں۔ یا یوں کہوں کہ تین سرچشمے قرار دیتے ہیں۔ جن میں سے تین جدا جدا یہ حالتیں نکلتی ہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۰)

آپ پہلی حالت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ

یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے۔ اور ناپسندیدہ اور بداہوں پر چلانا چاہتا ہے غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے۔ جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے اور یہ حالت طبعی حالت کہلاتی ہے۔ جب تک کہ انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا۔ بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے، سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے۔ اور جب انسان عقل اور معرفت کے مشورہ سے طبعی حالتوں میں تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کا رعایت رکھتا ہے۔ اس وقت ان تینوں حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا۔ بلکہ اس وقت یہ حالتیں اخلاقی حالتیں کہلاتی ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۱)

اس عبارت سے واضح ہے کہ جو طبعی حالتیں کہلاتی ہیں وہ اس وقت تک طبعی کہلاتی ہیں جس وقت تک ان پر نفس امارہ حاوی رہتا ہے اور نفس امارہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ انسان کو برائی کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ آج دنیا میں مادہ پرستی کے زیر اثر جو رجحانات اثر انداز ہو رہے ہیں، وہ یہی ہیں کہ مادہ پرستی انسان کو طبعی حالات کی طرف جھکاتی رہے اور نفس امارہ کے زیر اثر ان سے نیکی کی بجائے بدی ہی کا ارتکاب ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں کہ جوں جوں سائنسی علوم ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ انسان اخلاق سے مبرا ہوتا چلا جاتا ہے۔

اشتراکیت ہو یا سرمایہ داری دونوں طبعی حالات کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ دونوں کے نزدیک اخلاقی اقدار کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ اس لئے اخلاقی نقطہ نظر سے دونوں تحریکیں نفس امارہ کے زیر اثر آگئی ہیں۔ اگر ان تحریکوں کے ماننے والوں میں کوئی اخلاقی مظاہرہ ہوتا ہے۔ تو وہ محض مذہب کے زیر اثر ہوتا ہے۔ جس کو یہ لوگ افیون بتاتے ہیں۔ اور جو صدیوں سے انبیاء علیہم السلام کی تربیت کی وجہ سے فطرت کا جزو بن گیا ہوا ہے۔ بظاہر سرمایہ دار اقوام یہ ادعا رکھتی ہیں کہ وہ مذہب میں دخل اندازی نہیں کرتیں۔ لیکن ان کا یہ ادعا اس لحاظ سے بے معنی ہے۔ کہ ان اقوام میں بھی مذہب دم توڑ گیا ہوا ہے۔ اشتراکی جہاں کھلم کھلا مذہب کی مخالفت کرتے ہیں۔ وہاں سرمایہ دارانہ نظام میں بھی جو چیز آجکل قیمت رکھتی ہے وہ محض مادی ترقی ہے۔ وہی قوم ترقی یافتہ سمجھی جاتی ہے۔ جو سائنسی علوم میں عملاً معتدبہ حصہ لے رہی ہو اور جہاں کے لوگ صرف مادی معاملات میں ہی دلچسپی لیتے ہوں۔ یہ حالت صرف روس اور چین میں ہی نہیں ہے بلکہ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس اور دیگر تمام مغربی ممالک میں موجود ہے۔ اور مشرق بھی اب اسی ڈگر پر چلنے کی کوشش کر رہا ہے۔

الغرض آج دنیا کی جو فضا ہے وہ ایسی ہو گئی ہے جس میں صرف نفس امارہ ہی پنپ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ ہر ملک میں جرائم کی نسبت غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے۔ مغربی ممالک خواہ وہ اشتراکی نہ بھی ہوں اخلاقی اقدار سے مبرا ہو چکے ہیں۔ اور ان میں اب ایسی تحریکیں راہ پا رہی ہیں جو محض نفس امارہ کی پیداوار سمجھنی چاہئیں۔ مثلاً امریکہ میں ہپی فرقہ جو ہر وقت نشہ میں دھت رہنا ہی زندگی کی نجات سمجھتا ہے۔ پھر جرمنی۔ کینیڈا۔ امریکہ وغیرہ ممالک میں ننگوں کا فرقہ ہے۔ اور اس طرح فنون لطیفہ کے شیدائی ہیں۔ چنانچہ ان ممالک میں جرائم اور خودکشی کی وارداتیں اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ اب شریف آدمیوں کی زندگی محال ہو گئی ہے۔ خاصکر یہ بات نہایت نمایاں طور پر آج کل دیکھی جا رہی ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے طالب علم مرد ہوں یا مستورات بالکل بے لگام ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور مصیبت یہ ہے کہ مشرقی ممالک میں بھی بے دینی کا سیلاب بڑھ رہا ہے۔ خود پاکستان میں وہی رجحانات پرورش پا رہے ہیں۔ جو برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ میں پا رہے ہیں۔ (باقی)

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

سرفگندہ ہی رہیں گے ہم تری درگاہ میں
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

بوذرؓ و سلمانؓ سے پوچھو زندگی کیا راز ہے؟
زندگی کیا ہے، جو گزرے حبِ مال و جاہ میں

کوئی سمجھے یا نہ سمجھے پر حقیقت ہے یہی
ذرہ ذرہ رقص کرتا ہے اسی کی چاہ میں

حسن و خوبی کا مرقع ہے مرا دلدار وہ
اک تجلی ہے فقط جس کی یہ مہر و ماہ میں

فلسفی ڈوبا ہوا ہے رازِ کائنات میں
زندگی مضمر فقط ہے سوز و سازِ آہ میں

آگہی امجد کو بخشی ہے جنونِ عشق نے
ورنہ سرگرداں پھرتا تھا وہ دانشگاہ میں

یعقوب امجد
کھاریاں چھاؤنی

108

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

بشپ صاحبان کو دعوتِ اسلام۔ پبلک تقاریر۔ ریڈیو کے ذریعے خطبات کی اشاعت۔ قبولیتِ دعا کا نشان۔ نمازِ عید میں گورنر جنرل صاحب گیمبیا کی شمولیت

(مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج احمدیہ مشن گیمبیا)

۲ جنوری کو یہاں عید الفطر اور ۱۰ مارچ کو عید الاضحیٰ ہوئی۔ اس سال خدا تعالےٰ کی خاص عنایت سے پانچ مقامات پر نمازِ عید پڑھی گئی۔ جارج ٹاؤن (وسط گیمبیا) میں مولوی داؤد احمد حنیف صاحب نے نمازِ عید پڑھائی۔ فرافینی میں ہمارے لوکل مشنری صاحب الشیخ ابراہیم عبد القادر جکنی نے اور دیگر مقامات پر مقامی ائمہ کرام نے یہ سنت ادا کی۔

بانتھرسٹ (دار الحکومت گیمبیا) میں خاکسار نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں پڑھائیں ان میں حسب سابق عمائد جماعت احمدیہ گیمبیا کے علاوہ ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا اخویم مکرم الحاج سر (Sir) سنگھاٹے صاحب بھی بمع اہل و عیال ہمارے ساتھ شامل تھے۔ ہر دو خطبات نماز ریڈیو گیمبیا نے اس سال بھی ریکارڈ کئے اور عید کے خاص پروگرام میں ریڈیو گیمبیا سے ملک کے طول و عرض میں نشر ہو گئے۔ عید الفطر کی نماز اور خطبہ کا ایک حصہ ۲۵ منٹ میں نشر ہوا اور عید الاضحیٰ کی نماز اور خطبہ (جس کا وقت ایک گھنٹہ تھا) چالیس منٹ میں نشر ہوا۔

بانتھرسٹ کی جامع مسجد سے بھی دونوں خطبے اور نمازِ عیدین نشر ہوئیں جن کا وقت علی الترتیب دس اور پندرہ منٹ تھا۔ ہماری اور جامع مسجد کی نمازیں و خطبات ایک ہی پروگرام میں نشر ہونے سے اللہ تعالےٰ نے سب اہل گیمبیا کے لئے موازنہ و مقابلہ کا ایک موقع بہم پہنچا دیا اور ہمیں ملک کے طول و عرض سے بہت خوشکن رپورٹیں ملیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَآلَائِہٖ۔

عید الفطر کے لئے دو دن تعطیلِ عام

میں نے ۲۰ رمضان کو ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل سے درخواست کی کہ انگریزوں کے عہدِ حکومت سے عید الفطر کے روز ہی صرف عام تعطیل ہوتی ہے اور اس سے مسلمانوں کو واجبی سہولت و اطمینان حاصل نہیں ہوتے کیونکہ عید الفطر کا دن غیر یقینی ہوتا ہے لہذا بہتر ہوگا کہ آپ عید الفطر کے موقع پر دو دن کی تعطیل عام دیا کریں یعنی ۲۹ رمضان کے بعد دو دن کی تعطیل عام ہوا کرے تا اگر ۲۹ کے بعد عید ہو جائے تو اسکے بعد ایک دن اور خوشی کے لئے مل جائے اور اگر رمضان تیس دن کا ہو۔ تو تیس رمضان کا دن مسلمانوں کو تیاری عید کے لئے مل جائے۔

اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب نے بڑی خوشی سے میری یہ درخواست منظور کر لی اور اس سال عید الفطر کے لئے دو دن کی تعطیلِ عام کا اعلان کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے بھی یہ قاعدہ بنا دیا کہ عید الفطر کے لئے دو دن کی تعطیلِ عام ہوا کرے گی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

مبارک پیغام

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نصرہ اللہ وایدہ کی طرف سے عید مبارک کے پیغامات بذریعہ تار ہمیں موصول ہوئے اور ہم سب کے لئے بہت ہی خوشی و برکت اور ازدیادِ ایمان و محبت کا موجب ہوئے۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء وادام لہ الصحۃ والعافیۃ آمین۔

ایک برکت و خوشی کا دن

عید الفطر کے دو روز بعد چار جنوری کو اللہ تعالےٰ نے ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا الحاج سر سنگھاٹے صاحب کو اپنے وعدہ کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کپڑے کی برکت سے ایک اور برکت عطا فرمائی۔ یعنی ان کی بڑی اہلیہ صاحبہ (الحاجہ ہاجرہ لیڈی فانٹا سنگھاٹے) سے ایک اور فرزند ایک عرصہ کے بعد عطا فرمایا جس کا نام ہز ایکسی لینسی نے (فؤاد مبارک سنگھاٹے) تجویز فرمایا۔ فؤاد عزیز کے دادا صاحب کا نام فؤاد اور مبارک محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے نام سے بطور تبرک لیا اور سنگھاٹے ان کا خاندانی نام (Surname) ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

گیارہ جنوری کو ہز ایکسی لینسی نے عزیز نومولود فرزند کا عقیقہ اپنے ذاتی مکان اور گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد کیا۔

گورنمنٹ ہاؤس میں سرکاری طور پر تقریب عقیقہ منعقد کی گئی جس میں پرائم منسٹر صاحب گیمبیا اور دس بارہ دیگر عمائد ملک و ملت مدعو تھے۔ ہز ایکسی لینسی کے ارشاد کے مطابق خاکسار نے رسم عقیقہ ادا کی یعنی عزیزہ نومولود کے کانوں میں اذان و اقامت کہی۔ عزیزہ کے نام کا اعلان کیا اور دعا کروائی اور حاضرین دعا میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد دو بکرے ذبح کئے گئے۔

اس سرکاری تقریب میں (حسب قواعد) امام صاحب جامع مسجد بانتھرسٹ کی نمائندگی ان کے نائب صاحب نے کی۔ بشپ صاحب گیمبیا بھی مدعو اور موجود تھے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز فؤاد مبارک سنگھاٹے کو ہر لحاظ سے مبارک اور اپنے والدین اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے اور اپنے خاص برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بشپ صاحبان کو دعوتِ اسلام

جنوری کے پہلے ہفتہ میں بانتھرسٹ (دار الحکومت گیمبیا) میں اچانک یعنی بغیر کسی اعلان وغیرہ کے بشپ صاحبان سینیگال۔ ماریٹانیا۔ مالی اور گیمبیا کی ایک خاص کانفرنس منعقد ہوئی جس میں (بقول گیمبیا گورنمنٹ نیوز بلیٹن) یہ بات بھی زیر بحث تھی کہ اب جبکہ پوپ نے یہ اجازت دے دی ہے بلکہ تاکید کی ہے کہ دیگر مذاہب عالم کے ساتھ مذہبی گفتگو و مباحثات و مناظرات وغیرہ کئے جائیں (یاد رہے کہ اس سے پہلے رومن کیتھولک کے لئے دیگر مذاہب کی کوئی مذہبی بات سننا یا ان کی کوئی کتاب و رسالہ یا اشتہار پڑھنا یا ان سے مناظرہ و مباحثہ کرنا منع تھا) اس بارہ میں کیا طریقے اور کیا وسائل اختیار کرنے چاہئیں۔ وغیرہ۔

ہمیں ان کے اس خفیہ کانفرنس کا علم اس دن ہوا جب ان کی کانفرنس کا صرف ایک دن باقی تھا۔ اور دوسرے دن وہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹروں کو واپس جانے والے تھے۔ لہذا خاکسار نے اپنے احمدی بزرگوار کے ایک وفد کے ذریعہ ایک مختصر سے خط کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوت نامہ (A Reminder of Christ's Second Advent) ہر سہ وکالت تبشیر ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں پہنچا دیا۔ اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالے اور حق کی شناخت کے لئے ان کی آنکھیں اور دل کھولے۔

پبلک لیکچر

اس عرصہ میں خاکسار نے تین پبلک لیکچر بانتھرسٹ کے برٹش کونسل سنٹر کے ہال میں دئے۔ پہلا لیکچر ۲۶ جنوری کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ڈیڑھ گھنٹہ دیا گیا۔ اس کے بعد سوالات کے جوابات دئے گئے۔ جو احمدی برادران نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مقامی زبان میں حاضرین سے خطاب کیا۔

دوسرا لیکچر اسی ہال میں ۳۲ فروری کی رات کو دیا گیا۔ اس میں خاکسار نے ظہور اسلام آخر الزمان پر ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر دیا۔

تیسرا لیکچر ۱۰ مارچ کی رات کو یہاں کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی ایک سوسائٹی "مادر ہیرجان" کی درخواست پر ان کے مخصوص مضمون "اسلام کا دوسرا رخ" پر خاکسار نے سوا گیارہ بجے تک دیا۔ اس کے بعد آدھ گھنٹہ تک

سوالات کے جوابات کا سلسلہ جاری رہا اور پونے بارہ بجے شب بخیر و خوبی یہ لیکچر ختم ہوا۔ سیکرٹری صاحب سوسائٹی نے ہمارا نہایت ہی اچھے الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان لیکچروں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

میرے ہر لیکچر کا ترجمہ مقامی زبان (دوولف) میں برادرم مکرم علی مختار باصاحب (کلکٹر آف کسٹمز) ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

درس و تدریس

جارج ٹاؤن میں عزیزم مکرم مولوی داؤد احمد حنیف صاحب درس و تدریس و تربیت جماعت بذریعہ خطبات جمعہ وغیرہ میں مصروف رہے۔ خاکسار بانفرسٹ میں یہ کام کرتا رہا۔ ہفتہ میں پانچ دن تفسیر القرآن اور دیگر مسائل دینیہ روزانہ ایک گھنٹہ تک بیان کرتا رہا۔ تیرہ خطبات جمعہ خاکسار نے بانفرسٹ میں پڑھے۔ ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا بھی بمع اہل و عیال ہمارے ساتھ ہر نماز جمعہ میں شریک ہوتے رہے۔ ہمارے لوکل مشنری ابراہیم جکنی صاحب فرانسیسی میں یہ خدمت بجالاتے رہے۔

زائرین احمدیہ مشن

احمدیہ مشن میں زائرین کی آمد کا سلسلہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جاری رہا۔ احمدی احباب کے لئے شام کے چھ بجے سے رات کے نو بجے تک کا وقت روزانہ مقرر ہے۔ اسی وقت میں مغرب و عشاء کی نمازیں بھی باجماعت احمدیہ مشن میں ادا کی جاتی ہیں۔ دوسرے احباب کے لئے قبل از ظہر تین گھنٹے روزانہ (ہفتہ میں پانچ دن) مقرر ہیں۔ ان ایام میں ۱۵۵ زائرین احمدیہ مشن میں تشریف لائے۔

سرکاری تقاریب میں شمولیت

تین سرکاری تقاریب ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب گیمبیا کی طرف سے گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوئیں ان میں شمولیت کے لئے خاکسار کو بھی دعوت ملتی رہی اور خاکسار بھی ان میں شامل ہوتا رہا اور اس طرح گیمبیا کے عمائد سے ملاقات و تعارف کا موقع اللہ تعالیٰ دیتا رہا۔

۲۸ مارچ کو پرائم منسٹر صاحب گیمبیا (SIR D. K. JAWARA) کی شادی بانفرسٹ کے ایک دولت مند مسلمان کے گھر میں اسلامی رسم و رواج کے مطابق عمل میں آئی۔ ایک مسجد میں ان کا نکاح ہوا جس میں ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب اور ملک کے طول و عرض سے چیف صاحبان اور نمبردار صاحبان بھی مدعو تھے (یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان کے مسلمان ہو جانے پر ان کی رومن کیتھولک بیوی نے ان کا ساتھ نہ دیا اور اپنے مذہب پر اڑی رہی اور آخر بذریعہ عدالت علیحدگی ہو گئی اور بچے عدالت کے فیصلہ کے مطابق پرائم منسٹر صاحب کو مل گئے) اس کے بعد شام کو پرائم منسٹر صاحب کی کوٹھی پر تقریباً یک صد معززین کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔ ان دونوں تقاریب میں مجھے بھی شمولیت کی دعوت ملی اور میں بھی ان دونوں میں شامل ہوا خدا کرے کہ یہ شادی فریقین کے لئے راحت و برکت کا باعث بنے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ شادی کی ان دونوں تقاریب میں کوئی لبشپ یا پادری وغیرہ نظر نہیں آیا۔

وزارت صحت کی طرف سے بھی ایک تقریب زیر صدارت وزیر صاحب صحت منعقد ہوئی۔ ان کی دعوت پر میں بھی اس میں شامل ہوا۔ اس تقریب میں ہمارے ایک مخلص عزیز احمدی نوجوان نے بھی امتیاز و انعام حاصل کیا۔ والحمد للہ۔

ڈپٹی میئر بانفرسٹ

ماہ فروری میں بانفرسٹ سٹی کونسل کے عام انتخابات ہوئے ان میں ہماری جماعت احمدیہ گیمبیا کے موجودہ پریذیڈنٹ صاحب (قاسم جنہ) بھی اپنے وارڈ سے (حسب سابق) بھاری اکثریت سے کونسلر منتخب ہو گئے۔ اور پھر جب کونسلرز نے میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب کیا تو ہمارے پریذیڈنٹ صاحب ڈپٹی میئرز بھی منتخب ہو گئے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

قبولیت دعا کا نشان

ہماری یہاں کی جماعت کے ایک مخلص عزیز نوجوان لیمین جوارا جو پرائم منسٹر صاحب کے بھتیجہ ہیں اور ایک اچھی پوسٹ پر کام کرتے ہیں، کے دماغ میں ماہ نومبر میں خطرناک طور پر خلل واقع ہو گیا۔ علاج و معالجہ بے سود ثابت ہوا۔

ایک دن یہاں کی جماعت کے چند مخلصین نے مجھ سے بہ الحاح اس خواہش کا اظہار کیا کہ عزیز کی شفایابی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نصرہ اللہ وایدہ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا جائے۔ چنانچہ میں نے حضور نصرہ اللہ وایدہ کی خدمت میں درخواست بھیج دی۔ حضور نے میری درخواست منظور فرمائی اور عزیز کے لئے دعا فرمائی اور ایک دوائی بھی ازراہ شفقت بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال فرمائی۔ حضور کی دعا سے عزیز موصوف ایک ماہ کے اندر اندر ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے معجزانہ طور پر شفایاب ہو گیا۔ ✻

✻ یہاں کے سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹر انچارج نے شفایابی کا سرٹیفکیٹ دینے میں لیت و لعل سے کام لیا اس پر عزیز کو ڈاکار (سینیگال) برائے معائنہ بھیجا گیا وہاں کے ڈاکٹر امراض دماغیہ نے عزیز کو سرٹیفکیٹ صحت دے دیا اور ساتھ ہی ایک چٹھی بھی انچارج ڈاکٹر گیمبیا کے نام لکھ دی کہ آپ بھی اس کی تصدیق کر دیں۔ اس پر یہاں کے ڈاکٹر انچارج نے بھی مکمل شفایابی کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ اور عزیز یکم فروری سے اپنے پہلے کام پر لگ گیا۔ اور ہمارے سب احمدی احباب اور عزیز کے اعزہ و اقارب کے ایمانوں میں بھی اضافہ ہوا فالحمد للہ رب العالمین۔ سچ فرمایا ہے ہمارے خدا کے ایک محبوبؑ نے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو!

تبلیغی سفر:- ہم سب مبلغین نے وقتاً فوقتاً اپنی اپنی تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں سفر بھی کئے اور ہمارا مجموعی سفر آمد و رفت ۵۷۰ میل ہوا۔

تقسیم لٹریچر:- ضروری لٹریچر ہمیں خدا تعالیٰ کی خاص عنایت سے وکالت تبشیر کی طرف سے ملتا رہتا ہے علاوہ ازیں قریبی احمدیہ مشنوں سے بھی اخبارات و رسائل وغیرہ منگوا لئے جاتے ہیں۔ اس سہ ماہی میں ۳۶۰ کتب، ۱۴۳ رسائل ریویو آف ریلیجنز، مسلم ہیرالڈ لنڈن، ۳۵۰ ہفتہ وار اخبارات۔ The Truth ریگولس وغیرہ اور ۲۰۰ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔

مکاتبات:- خطوط وغیرہ کی آمد و روانگی کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ احمدیہ مشن گیمبیا کی طرف سے ۲۷۰ خطوط لکھ کر ارسال کئے گئے

احمدیہ میڈیکل مشن:- اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس ملک میں احمدیہ میڈیکل مشن قائم کرنے کے لئے ہماری کوشش بارآور ہوئی اور گورنمنٹ گیمبیا نے ۲۲ فروری کو ہمیں یہ اجازت تحریراً دیدی کہ ہم جہاں چاہیں اپنا میڈیکل مشن قائم کر سکتے ہیں۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء۔

مدرسہ احمدیہ کے لئے ۱۵ ایکڑ زمین کے لئے درخواست گزشتہ جون سے دے رکھی ہے۔ اب یہ کام آخری مراحل میں ہے سب متعلقہ محکمہ جات کی طرف سے منظوری مل چکی ہے اب صرف محکمہ تعلیم کی منظوری باقی ہے جس کے بعد سکول کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا مرحلہ ان شاء اللہ شروع ہوگا۔ واللہ ھو الموفق۔

چار پانچ نئے مقامات سے بھی بعض افراد ہماری جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ ایک صاحب سینیگال میں بھی احمدی ہوئے۔ ہماری جماعت مالی قربانیوں میں بھی ماشاء اللہ ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ ماہ مارچ میں مختلف مدات میں ہمیں اس قدر آمد خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوئی کہ اس سے قبل گزشتہ سات سالوں میں سے کسی ماہ میں بھی اس قدر آمد نہ ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری روحانی و جسمانی ترقیات کے غیر معمولی سامان اپنی جناب سے پیدا فرمائے۔

مستورات کے لئے وقف عارضی کی سکیم

(حضرت سیدہ امۃ متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی جو بابرکت تحریک جاری فرمائی ہے اس میں باوجود دل میں خواہش ہونے کے عورتیں نہایت ہی کم شامل ہو سکتی تھیں اس لئے اس سال شوریٰ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی، کہ عورتیں وقف عارضی میں اس طرح حصہ لے سکتی ہیں کہ جو عورت دو سے چھ ہفتے تک وقف کرے اُسے اسی شہر میں اس عرصہ کے لئے قرآن مجید پڑھانے کے لئے لگایا جائے اس طریق پر بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ و ترجمہ پڑھانے کا انتظام ایک حد تک ہو جائیگا" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی یہ تجویز پسند فرماتے ہوئے ازراہ شفقت منظور فرمالی تھی۔

اس اعلان کے ذریعہ میں اس تحریک کو تمام احمدی بہنوں اور لجنات تک پہنچاتی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ بہنیں وقف عارضی کی سکیم میں شامل ہوں۔ وقف عارضی کے دفتر سے ایک فارم مل جاتا ہے ہر وقف کرنے والی کو وہ فارم پُر کرنا ہوگا اور لکھنا ہوگا کہ وہ کتنے عرصہ کے لئے وقف کرتی ہیں جتنا عرصہ کے لئے وہ وقف کریں گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے شہر قصبہ یا گاؤں جہاں بھی وہ رہتی ہیں بچوں کو قرآن مجید پڑھانے پر مقرر کیا جائے گا۔ دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک آپ قرآن مجید کی تعلیم دے کر ثواب بھی حاصل کر سکتی ہیں اور ایک مسلسل انتظام آپ کے ذریعہ قرآن مجید کی تعلیم کا ہو جائے گا۔

لجنات کو بھی توجہ دلاتی ہوں کہ اس تحریک کو اپنی اپنی لجنہ میں ممبرات تک پہنچائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ نام وقف عارضی کے لئے پیش کریں۔ یہ نام براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔

دین کی خاطر زندگی وقف کرنیکی اہمیت اور برکت

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔ اے۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے دُنیا میں اسلئے مبعوث فرمایا تا اسلام کے بوستان میں پھر سے بہار آئے اور اسلام کا طوطی پھر چہار دانگ عالم میں بولنے لگے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں فوق العادۃ برکت ڈالے گا"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۳)

خدائی وعدہ اور ہمارا فرض

یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا تعالےٰ نے اسلام کا غلبہ مقدر کر چھوڑا ہے لیکن اس کی وجہ سے جماعت کا فرض ہے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر اپنی مساعی اور کوششوں کو تیز کر دے کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ اگر تم نے میرا شکر ادا کیا تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کر دوں گا۔ اور اگر تم نے انکار کیا تو میرا عذاب یقیناً بہت شدید ہے۔ پس افرادِ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے خدا تعالےٰ کے بے پناہ احسانات کا شکریہ اس طرح ادا کریں کہ کوئی قربانی پیش کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔ کیونکہ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے اور وہ یہی ہے کہ راہ اسلام میں فنا ہو جائیں۔ جب ترقیات اور وعدے عظیم الشان ہوں تو قربانیاں بھی عظیم الشان ہی دینی پڑتی ہیں۔ صحابہ نے کس طرح خدا تعالےٰ کے انعامات کی قدر کی اور اپنی جانوں کو بکروں کی طرح کٹوا دیا اور اپنی اولادوں کی گردنوں کو خدا اور اسکے رسول کے سامنے پیش کر دیا۔ اس عظیم الشان قربانی کے نتیجہ میں وہ برکات طیبہ کے وارث بن گئے۔

اگر ہم مطلوبہ قربانیاں پیش نہیں کریں گے تو خدا تعالےٰ کے ناشکر گذار قرار پائیں گے اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی مول لینگے اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی ایک ایسا عذاب شدید ہے جس کے تصور سے ہی دل کی نیند حرام ہو جانی چاہیئے اور دونوں کا قرار بے قراری میں تبدیل ہو جانا چاہیئے۔ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی رضا کی چادر میں ڈھانپے رکھے۔ آمین۔

مسیح آخر الزمان علیہ السلام کا مطالبہ

اسلام کو پھیلانے کے لئے ایسے وجودوں کی ضرورت ہے جو اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں اور اسلام کا مغز انہیں پایا جاتا ہو تا وہ اکنافِ عالم میں اسلام کی چلتی پھرتی تصویر ہوں وہ اسلام کی برتری کو تقاریر اور تحریرات کے ذریعے سے ادیان باطلہ کے ماننے والوں پر ظاہر کر دیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔۔۔۔۔ تبلیغ اسلام کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ الہام)

مندرجہ بالا الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ شدید خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ کا ذہین اور بے لوث خدمت دین کرنیوالا طبقہ اپنی زندگیاں وقف کرے اور مطالعہ کتب کے ذریعے علوم دینیہ کے حصول کے بعد اطراف عالم میں پھیل جائے اور اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے۔ اسی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریک جدید کے تحت ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو مستقل وقف زندگی کی تحریک ایک سکیم کی صورت میں جماعت احمدیہ کے سامنے رکھی اور فرمایا کہ:۔

"جو لوگ اپنے آپ کو وقف کریں وہ یہ سمجھ کر کریں کہ اپنے آپ کو فنا سمجھیں گے اور جس کام پر ان کو لگایا جائے گا اس پر محنت اخلاص اور عقل و علم سے کام کریں گے عقل و علم کا اندازہ کرنا تو ہمارا کام ہے مگر محنت اطاعت اور اخلاص سے کام کا ارادہ ان کو کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے نوجوان ان شرائط کے ماتحت جلد از جلد اپنے نام پیش کریں گے تا اس سکیم پر کام کر سکیں جو میرے مدنظر ہے۔۔۔۔ پس جو بھی اپنے آپ کو پیش کریں پختہ عزم اور ارادہ کے ساتھ کریں۔"

(الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۳۷ء)

جو سکیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جماعت کے سامنے رکھی ہے یہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے عین مطابق اور مسیح پاک علیہ السلام کی خواہش کے پیش نظر اور تبلیغی ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کی گئی تھی۔ جماعت کے ہر فرد کو ہی اپنے تئیں واقف زندگی سمجھنا چاہیئے کیونکہ وہ بیعت کرنے کے ساتھ ہی اپنی جان مال غرضیکہ جو کچھ بھی اُس کا ہے خدا کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے عزیز تر سمجھے گا اور مسیح پاک علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اسلام کے جلال اور اسکی شان کے اظہار کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دینگے تو ہمیں ان تبلیغی سکیموں کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہوگی اسکو پورا کرنا بھی ہماری جماعت کا فرض ہے حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہان میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچا کر میں سوچا کرتا ہوں میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شاید دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں۔۔۔۔۔ لوگ بے شک مجھے شیخ چلی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالےٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔۔۔۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۳۹ء)

زندگی کے وقف کرنے کے ساتھ ہی بہت سی برکات کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ کہ پس جو شخص (دین کی راہ میں وقف کرتا ہے۔ اور) لوگوں کے نفع رساں وجود بنتا ہے اللہ تعالےٰ اسکو لمبی عمر دیکر زمین میں رکھتا ہے ایک مطلب تو اس کا یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اسے غیر معمولی عمر دیتا ہے تا وہ فائدہ جو بنی نوع انسان کو اسکے ذریعے سے پہنچ رہا ہے۔ معدوم نہ ہو۔ دوسرے اس کی یاد کو ہمیشہ کے لئے قائم کر دیا جاتا ہے اور نیک لوگ اسکے واقعات اور حالات کے مطالعہ سے ایمانی نیت اور دلوں میں گرمی محسوس کرتے ہیں اور یہ کیوں نہ ہو جبکہ ایک حقیقی واقف زندگی فنا کو حاصل کر لیتا ہے تو اسکو بقا کے دوام حاصل ہو جاتی ہے دوسرے ایسے شخص کا خدا تعالےٰ متکفل ہو جاتا ہے اور غیبی سامان پیدا فرماتا ہے۔

(باقی)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لیا ہے۔ ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۷۔ مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب فاضل منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ ... ۱۵ — ..
۸۔ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آصف لائل پور شہر ... ۱۰ — ..
۹۔ عزیزہ فوزیہ ایاز صاحبہ راولپنڈی ... ۱۰ — ..
۱۰۔ عزیزہ سلمیٰ ایاز صاحبہ " ... ۸ — ..
۱۱۔ عزیزہ بشریٰ ایاز صاحبہ " ... ۴ — ..

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف کم و بیش چار ماہ باقی رہ گئے ہیں لیکن ابھی تک لجنات کی طرف سے اجتماع کا چندہ آنا شروع نہیں ہوا۔ حالانکہ اجتماع کے ابتدائی اخراجات شروع بھی ہو گئے ہیں۔ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ کی گذشتہ شوریٰ کے موقعہ پر اجتماع کا چندہ مد سے بڑھا کر ایک روپیہ فی کس کرنے کا فیصلہ ہوا تھا برائے مہربانی اس شرح کے مطابق بجٹ بنایا جائے اور اس چندہ کی وصولی کا کام تیزی سے شروع کر دیا جائے۔ تاکہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے اخراجات پورا کرنے میں دقت نہ ہو۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدیداران نئے انتخابات عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ "اب اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینا نئے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے" اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں۔ جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

لہٰذا جملہ جماعتوں کے عہدیداران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ نمبر ۳۰ کے مطابق "جب تک جدید عہدہ داران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے۔ اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے"

امید ہے عہدیداران مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر اعلیٰ)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے حصہ پرائمری کے لئے دو میٹرک جے وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اور مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کا جذبہ رکھنے والے اصحاب اپنے پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے درخواستیں فوری طور پر بھجوائیں

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دفتر الفضل میں خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں نرسری اور پہلی کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ ساکنین ربوہ کے لئے چھوٹے بچوں کا اس سے بہتر اور کوئی سکول میسر نہیں۔ اس میں بہت چھوٹی عمر کے بچے بھی نرسری کلاس میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں انہیں صاف ستھرے ماحول میں پڑھایا جاتا ہے اور ہر طرح کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

یہ تعلیمی ادارہ براہ راست حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ اس کے سٹاف کو آپ کی راہنمائی حاصل ہے۔ دینی تعلیم کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس سکول میں داخل کرائیں۔ اور ہمیں بہترین خدمت کا موقع دیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

استانی کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے لئے ایک میٹرک جے۔ وی استانی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کے نام آنی چاہئیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران جماعت احمدیہ کمتھووالی ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور بڑے حزن و ملال سے جناب سید محمد امین شاہ صاحب مرحوم کی وفات پر جماعتی صدمہ کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مخلصانہ مساعی کو قبول کرتے ہوئے مغفرت فرمائے۔ مرحوم بڑے ہی مستعد اور فرض شناس تھے۔ گذشتہ ۲۳ برس سے بطور معلم اصلاح و ارشاد متعین رہے۔ اور نہ صرف احمدی احباب ان سے مانوس تھے۔ بلکہ غیر از جماعت دوست بھی اچھا اثر قبول کئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس نقصان کی تلافی کرے۔ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ممبران جماعت احمدیہ کمتھووالی لائلپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد فضل کریم صاحب بعارضہ ورم مثانہ بیمار ہیں اور دعا کے ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ قارئین دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرا چھوٹا بچہ محمود احمد ایک ہفتہ سے بعارضہ پیچش اور خرابی جگر بہت بیمار ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد اعظم ملک بیت العزت دارالعلوم غربی)

۳۔ میری اہلیہ کی بس کے ایک حادثہ میں بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اب کچھ آرام ہے۔ مگر زخم ابھی تک نہیں مل سکا۔ احباب اسکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(منشی محمد عبداللہ حلقہ سلطانپورہ)

۴۔ خاکسار چار پانچ سال سے بے کار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کاروبار کا بہتر سلسلہ بنا دے

چراغ الدین احمدی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

۵۔ خاکسار کا بیٹا عزیز عبدالعلیم ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور CMH پشاور میں زیر علاج ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار (صوفی) رحیم بخش پشاور کینٹ)

۶۔ خاکسار کی بچی کئی دنوں سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(برکت اللہ داد ایمن ربوہ)

شربتِ خانہ ساز کھانسی نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ کی فخریہ پیشکش سب کیلئے یکساں مفید
فی شیشی سوا روپیہ

انسانی حقوق کے عالمی منشور کی بیسویں سالگرہ پر

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی تقریر

انسانی حقوق کی بین الاقوامی کانفرنس میں جو ۲۲ اپریل کو تہران میں منعقد ہوئی انسانی حقوق کے عالمی منشور کے منظور کئے جانے کی بیسویں سالگرہ منائی۔ اس موقع پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے جو تقریر کی، اس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

"جب ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کی آدھی رات کے قریب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے، جس کا تیسرا باقاعدہ اجلاس پیرس میں منعقد ہوا تھا رسمی طور پر انسانی حقوق کے عالمی منشور کو منظور کر لیا تو اجلاس کے صدر آسٹریلیا کے نمائندے ڈاکٹر ہربرٹ ایوارٹ نے اعلان کیا کہ منشور کی منظوری بنی نوع انسان کی عظیم ارتقائی منزل میں ایک آگے بڑھنا والا قدم ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ:-

"یہ پہلا موقع ہے جس پر قوموں کی جمعیت نے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا اعلان کیا ہے اس دستاویز کی حمایت اقوام متحدہ کی صاحب الرائے باختیار جماعت نے مجموعی طور پر کی ہے اور دنیا بھر کے لاکھوں کروڑوں انسان جن میں مرد، عورتیں اور بچے شامل ہیں، امداد و اعانت، راہنمائی اور جوشِ عمل حاصل کرنے کے لئے اس کی طرف نظریں اٹھائے رہیں گے۔"

اس یادگار تاریخ کے بعد سے اقوام متحدہ کے اعضاء عالمی منشور کی لگاتار اور غیر محدود حمایت کرتے رہے ہیں۔ اس کی ابتدائی دفعات میں اس کے بنیادی فلسفے اور عقیدت مندی کا اظہار نہایت جرأت مندی کے ساتھ کیا گیا ہے یعنی یہ کہ "تمام بنی نوع انسان آزاد فضا میں پیدا ہوئے اور وقار و حقوق کے اعتبار سے مساوی ہوتے ہیں۔ وہ عقل اور ضمیر کے پابند ہیں۔ اور انہیں چاہیے کہ برادرانہ جذبے کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کریں۔" لہٰذا ہر شخص ان کا حقوق اور آزادیوں کا مستحق ہے جو منشور میں درج ہیں اور اس قسم کے امتیازات یعنی رنگ و نسل جنس و زبان، مذہب و سیاست یا کسی اور نظریئے، قومی یا معاشرتی اقتدار، جائداد، پیدائش یا دوسری حیثیتوں کے فرق کے بغیر عمل میں آتے ہیں اور جن علاقوں پر منشور کا اطلاق ہوتا ہو ان کی سیاسی حیثیت کے اعتبار سے کسی امتیاز کے برتے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

سب کے لئے آزادی اور وقار کے یہ بنیادی اصول جو عدم امتیازات اور تحمل کے لئے ہیں، عالمی منشور میں درج ہیں اور آج بھی اتنے ہی معقول ہیں جتنے اس وقت تھے جب کہ دوسری عالمگیر لڑائی کی ہولناکیوں کے دور میں وہ ابتدائی صورت میں منضبط ہوئے تھے۔

معاشرے میں افراد کے حقوق کے ضمن میں متحدہ کی ضمیر کے اظہار کے طور پر اسے اکثر ایک ایسے پیمانے کی طرح استعمال کیا گیا ہے جو انسانی حقوق کے احترام کے درجات ناپنے کے لئے ہو اور اسے خود اقوام متحدہ کے مختلف اعضاء کی کارگزاریوں اور سرگرمیوں کی بنیاد بھی بنایا گیا ہے بین الاقوامی کانفرنسوں اور حکومتوں نے بھی اس سے کام لیا ہے ایک خاص اہم منزل تک اس وقت رسائی حاصل ہوئی جب ۱۹۶۰ء میں یعنی اس کی منظوری کے بارہ سال بعد خود جنرل اسمبلی نے ایک اور منشور یعنی نوآبادیاتی ملکوں اور قوموں کو آزادی دلانے سے متعلق منشور کے ذریعہ اعلان کیا کہ تمام مملکتیں پورے خلوص اور پابندی کے ساتھ اقوام متحدہ کے چارٹر، انسانی حقوق کے عالمی منشور میں درج شدہ دفعات پر عمل کریں گی۔ اور اس نے منشور کی بھی جو اس وقت منظور ہونے کی منزل میں ہیں۔

اقوام متحدہ کے خاندان میں سے مخصوص اداروں نے مثلاً بین الاقوامی ادارہ عمال اور اقوام متحدہ کے تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی ادارے نے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی مخصوص اہمیت کے پیش نظر خاص سرگرمیوں کے لئے ایک جوشِ عمل پایا۔

یاد رہے کہ اقوام متحدہ کے دائرے سے باہر بہت سی دوسری بین الاقوامی دستاویزات میں سے یورپی کنونشن میں جو انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی حفاظت کے لئے مرتب ہوا ہے تھا۔ اور جس پر ۱۹۵۰ء میں روم میں دستخط ہوئے عالمی منشور کو ایک ایسی بین الاقوامی دستاویز کی حیثیت سے درج کیا گیا ہے جس نے دستخط کرنے والی حکومتوں سے یورپی کنونشن مرتب کرایا عالمی منشور کی تحریک سے ۱۹۵۴ء میں امریکی ریاستوں کی کاس ڈال کانفرنس کا منشور وجود میں آیا۔ نیز ۱۹۵۵ء میں افریشیائی حکومتوں کی باندونگ کانفرنس کے اعلان ظہور میں آئے۔ اس کے علاوہ افریقی اتحاد کے دائرے کے اغراض و مقاصد میں یہ بات شامل کی گئی ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر اور انسانی حقوق کے عالمی منشور کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیا جائے گا۔

قومی دساتیر پر، آئین سازی پر اور بعض صورتوں میں عدالتی فیصلوں پر منشور کا جو اثر پڑا ہے وہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی حقوق کا عالمی منشور عملی اعتبار سے کس درجہ خیال انگیز ہے حال ہی میں نافذ ہونے والے ۴۳ دساتیر پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ عالمی منشور کی دفعات کا ان پر اثر پڑا ہے۔ اور اکثر جگہ جملے کے جملے بجنسہٖ نقل کر لئے گئے ہیں۔ آئین کے نفاذ کا جہاں تک تعلق ہے ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں جن سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ منشور کی دفعات کا ان پر اثر پڑا ہے اور اکثر بہت سی مثالیں موجود ہیں جن سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ منشور کی دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یا ان کو بجنسہٖ نقل نقل کر لیا گیا ہے۔ تمام براعظموں کے ملکوں کے قوانین میں ان کی جھلک پائی جاتی ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز سلطان احمد ۹، ۱۰ روز سے لعارضہ بخار دق سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اب بخار تو اتر چکا ہے مگر دق اور کھانسی کی تکلیف بدستور چلی آ رہی ہے جس کی وجہ سے سخت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام سے عزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میری خوشدامن صاحبہ والدہ ملک لطیف احمد صاحب سرور کالونی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں آجکل تکلیف زیادہ ہے احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے (محمود احمد سعید ربوہ)

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
ربوہ کا
مشہور و معروف دواساز ادارہ
جس میں
عرق، شربت
تازہ بتازہ صاف ستھرے اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں نیز ہر قسم کی
مفرد و مرکب ادویہ
ہر وقت تیار مل سکتی ہیں۔ اپنی
جملہ طبی ضروریات کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کو یاد رکھیں

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی، اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مال حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

فلسطین کا چھننا عارضی ہے ایک دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پھر اس ملک میں لائیگا

ان کی موجودہ پسپائی فتح میں بدل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لائے ہیں اور پھر اس ایمان کے مطابق انہوں نے اعمال صالحہ بھی کئے ہیں ہم انہیں یقیناً صالحین میں داخل کریں گے یعنی ان صادق اور راست باز لوگوں میں شامل کریں گے جن کے متعلق زبور میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ انہیں فلسطین کی بادشاہت دی جائے گی۔ گویا وہ وعدہ جو بنی اسرائیل سے کیا گیا تھا اب مسلمانوں کے ایمان اور عمل صالح کرنے کی وجہ سے ان کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ چنانچہ جب تک مسلمان صالح رہے فلسطین مسلمانوں کے پاس رہا۔ اور جب ان میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ فلسطین بھی ان سے چھن گیا مگر جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ظاہر ہے یہ فلسطین کا چھننا عارضی ہے ایک دن اللہ تعالیٰ ان کو پھر اس ملک میں لائے گا اور ان کی موجودہ پسپائی فتح سے بدل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ امریکن قوم بڑی ہوشیار ہے مگر اس موقعہ پر اس نے سخت غلطی کی ہے اور ایک ایسی قوم کی حفاظت کے لئے کھڑی ہو گئی ہے جس کو بائیبل بھی ملزم قرار دیتی ہے اور قرآن کریم بھی ملزم قرار دیتا ہے۔ یہودی اگر فلسطین میں مستقل طور پر رہنا چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ صالحین میں شامل ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ کو ان سے کوئی دشمنی نہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اگر وہ صالح بن جائیں تو وہ اس ملک میں رہ سکتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صالح کی تشریح میں فرماتا ہے کہ جو لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں وہ صالح اور شہید اور صدیق وغیرہ کا مقام پائیں گے پس صالح بننے کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو اس ملک میں قائم رکھے گا اور وہ اسی طرح مسلمانوں کے بھائی ہوں گے جس طرح اسحٰق اسماعیل کا بھائی تھا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہمت کر کے خدا تعالیٰ کے فرمان کو اپنی تائید میں نہ بنالیں۔"

تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳
ص ۲۸۴، ۲۸۵

اخبار احمدیہ

بقیہ صفحہ اول

کے اعتراضات" کے موضوع پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "خلافت کا بلند و بالا مقام اور اس کے عملی تقاضے" کے موضوع پر اور آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "استحکام خلافت سے متعلق ہماری تین اہم ذمہ داریاں" کے موضوع پر ٹھوس اور مدلل تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کے دوران مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم نسیم سیفی صاحب نے خلافت کی اہمیت پر اپنی تازہ نظمیں پیش کیں۔ جلسہ میں جو صبح ساڑھے سات بجے سے دس بجے تک جاری رہا مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا چنانچہ وہ بھی کثیر تعداد میں شریک ہو کر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہوئیں۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

سابق وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین کو کراچی میں سپرد خاک کر دیا گیا

مختلف رہنماؤں کی طرف سے تعزیتی پیغامات۔ مرحوم کے سوگ میں لنجارات بند رہے

کراچی ۲۹ ہجرت۔ ملک کے نامور صحافی اور سابق وزیر صنعت مسٹر الطاف حسین کو کل پاپوش نگر کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ میں ہزاروں سوگواروں نے شرکت کی جن میں ہر طبقہ خیال کے لوگ شامل تھے۔ اس سے قبل ملک کی سرکردہ شخصیتیں مرحوم کی قیام گاہ پر گئیں اور ان کے پس ماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبد المنعم خان جو پندرہ روزہ غیر ملکی دورہ ختم کر کے کل صبح کراچی پہنچے تھے ہوائی اڈے سے سیدھے مرحوم کی قیام گاہ پر گئے اور سوگوار بیوہ اور دوسرے پس ماندگان سے ہمدردی کی۔ مسٹر الطاف حسین کی موت کی خبر سارے ملک میں انتہائی افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ صدر مملکت محمد ایوب خان قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبد الجبار خان، گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبد المنعم خان مرکزی و صوبائی وزراء اور اسمبلیوں کے ارکان، سابق وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ اور ملک کے دوسرے زعماء نے تعزیتی پیغامات بھیجے۔ مسٹر الطاف حسین کے سوگ میں پورے ملک کے تمام اشاعتی ادارے بند رہے اور کوئی اخبار شائع نہیں ہوا۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے اپنے پیغام میں مسٹر الطاف حسین کی خدمات کو سراہا۔ سابق وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ان کی موت کو ملک کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر الطاف نے اپنے انقلابی قلم سے ملک کی ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔

روس نے نئے لڑاکا طیارے بنالئے

نیویارک ۲۸ ہجرت امریکی رسالہ نیوز ویک کے مطابق روس نے مگ لڑاکا طیاروں کی جگہ دو نئے طیارے بنائے جو مگ طیاروں سے بہتر ہوں گے ان طیاروں کی رفتار دو ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔

ناظمین انصار اللہ اضلاع لائل پور۔ سرگودھا کا انتخاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد مورخہ ۱۱ احسان / جون کو لائل پور میں اور چودہ ۱۴ احسان / جون کو سرگودھا میں ناظمین انصار اللہ کے انتخابات کروائیں گے۔ ان انتخابات میں متعلقہ ضلع کے جملہ زعماء کرام شریک ہوں گے۔ اضلاع لائل پور اور سرگودھا کے جملہ زعماء کرام کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے ناظم ضلع کے انتخاب میں حصہ لیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت نگران تعمیرات

صدر انجمن کو ایک ایسے تجربہ کار و مخلص درست کی خدمات درکار ہیں جو تعمیرات کا کام کرنے کے اہل ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی خواہش مند احباب درخواستیں بسفارش مقامی امراء و صدر صاحبان بنام ناظر صاحب اعلیٰ ارسال فرمادیں۔

(ناظر دیوان ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم چوہدری بشارت احمد صاحب ابن اخویم مکرم چوہدری نثار احمد صاحب سرگودھا اپنے کاروبار کے سلسلے میں یورپ کے دورہ پر گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی بخیر و عافیت واپسی اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین (خاکسار ظہور احمد راؤ ٹیلر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴